

مولانا سید عنایت اللہ ندوی

لیبیا تاریخی پس منظر اور موجودہ صورتحال

لیبیا براعظم افریقہ کا رقبہ کے لحاظ سے تیسرا سب سے بڑا ملک ہے، لیکن آبادی بہت کم ہے، تقریباً ۱۸ لاکھ مربع کلومیٹر رقبہ والے ملک کی آبادی محض ۷۰ لاکھ کے قریب ہے، اس ملک کا اکثر و بیشتر علاقہ ریگستانی اور ناقابل رہائش ہے، البتہ لیبیا پورے براعظم افریقہ کا مالدار ترین ملک ہے، یہ پورے افریقہ میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا ملک ہے، پورے افریقہ میں فی کس آمدنی سب سے زیادہ لیبیا ہی کی ہے، ۱۹۱۵ء سے پہلے لیبیا نام کا کوئی ملک نہیں تھا، بلکہ اس کے مغربی خطہ کو طرابلس اور مشرقی خطہ کو برقہ کے نام سے جانا جاتا تھا، برقہ کا خطہ مصر میں شامل تھا اور طرابلس کا خطہ تیونس میں شامل تھا۔

۱۰۰۰ ق م سے یہ علاقہ بربر قبائل کا مسکن رہا ہے، بربروں کی آبادی یہیں سے پورے شمالی افریقہ میں پھیلی اور ان کی حکومتیں قائم ہوتی رہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت ۶۳۱ء میں موجودہ لیبیا کا نصف مشرقی حصہ (برقہ) کے خلافت اسلامی کا جزء بنا، جبکہ ۶۴۷ء کو اس کا نصف مغربی حصہ طرابلس حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسلامی قلمرو میں شامل ہوا، اس کے بعد تمام بربر قبائل حلقہ بغوش اسلام ہو گئے، اس وقت سے خلافت عباسیہ کے زوال تک یہ علاقہ وسیع ترین اسلامی مملکت کا جز بنا رہا، ۹۰۹ء میں مصر کی فاطمی حکومت کا برقہ اور طرابلس دونوں خطوں پر قبضہ ہو گیا، جو ۹۳۷ء تک برقرار رہا، پھر یہاں صنها جیوں کی حکومت قائم ہوئی، ۱۱۴۸ء میں نارمن عیسائیوں نے اس علاقہ پر قبضہ کر لیا لیکن بہت جلد ہی ۱۱۶۰ء میں موحدین نے نارمنوں کو یہاں سے بھگا کر پھر سے اس خطہ میں اسلامی حکومت قائم کی، ۱۲۲۸ء میں یہاں بنو حفص کا تسلط قائم ہوا، جو ۳۰۰ سال تک برقرار رہا، ۱۵۱۰ء میں طرابلس پھر یورپ، برقہ اور جنوبی خطہ فزان سارے علاقے سلطنت عثمانیہ میں شامل ہو گئے اور اس پورے علاقے سلطنت عثمانیہ میں شامل ہو گئے، اور اس پورے علاقے کو طرابلس کا نام دیا گیا۔

۱۹۱۱ء میں اٹلی کی فوج نے جنگ طرابلس میں ترک فوج کو شکست دے کر یہاں سے سلطنت

عثمانیہ کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا اور اس وقت سے یہاں اٹلی کی یوروپین سامراجی حکومت قائم ہو گئی، اٹلی کا اس خطہ پر قبضہ ۲۳ سال تک رہا، ۱۹۴۳ء میں دوسری جنگ عظیم کے دوران موجودہ لیبیا کے ایک حصہ پر برطانیہ کا اور ایک حصہ پر فرانس کا قبضہ ہو گیا، طرابلس اور برقہ پر برطانیہ نے قبضہ کر لیا اور جنوبی خطہ فزان پر فرانس نے قبضہ کر لیا۔

اٹلی کے قبضہ کے دوران اس سامراجی حکومت کے خلاف سید احمد سنوی رحمہ اللہ نے آزادی کی تحریک چلائی تھی اور اٹلی کی فوج سے سنوسیوں کا مسلح تصادم جاری رہا، جب برطانیہ اور فرانس کا اقتدار قائم ہوا تو اس وقت کے سنوسی امیر محمد ادلیس برطانوی حکومت سے سمجھوتہ ہو گیا جس کے تحت برطانیہ نے ۱۹۴۹ء میں سید محمد ادلیس کو برقہ کا امیر (حکمران) تسلیم کر لیا، پھر ۱۹۵۱ء میں برطانیہ نے طرابلس کا اور فرانس نے فزان کا اقتدار بھی سید محمد ادلیس کے حوالہ کر دیا، اس طرح لیبیا کے نام سے ایک نئی وفاقی مملکت معرض وجود میں آ گئی اور سید ادلیس سنوسی اس وفاقی مملکت کے بادشاہ تسلیم کر لیے گئے۔

۲۰ سال تک شاہ ادلیس سربراہ مملکت بنے رہے، ۱۹۶۹ء میں جب شاہ ادلیس یونان کے دورے پر تھے، تو ایک فوجی کمانڈر کرنل معمر قذافی نے ان کا تختہ پلٹ کر اقتدار پر قبضہ کر لیا۔

کرنل معمر قذافی نے ۴۳ سال تک پوری آمریت کے ساتھ لیبیا پر شاہانہ طریقہ سے حکومت کی، ساری پارٹیوں اور اداروں کو ممنوع اور کالعدم قرار دے دیا، ہر طرح کے جلسے، جلوس، احتجاج اور مظاہروں پر سخت پابندی لگا دی، کافی طویل عرصہ تک قذافی کے مظالم سہتے سہتے جب لیبیا کی عوام نے تیونس اور مصر میں موجود عرب بہار کے دوران آمر حکمرانوں کے زوال اور عمومی انقلاب کی کامیابی کا مشاہدہ کیا تو اس سے حوصلہ پا کر عوام نے ۱۶ فروری ۲۰۱۱ء کو معمر قذافی کے خلاف احتجاجی مظاہرے شروع کر دیے، مظاہرین پر پولیس کی طرف سے فائرنگ کی گئی تو مظاہرین نے بھی مسلح تصادم کا راستہ اختیار کیا، فوج اور مظاہرین کے درمیان معرکہ آرائی مسلسل جاری رہی، بالآخر ۲۰ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو انقلابیوں نے معمر قذافی جیسے خوفناک آمر مطلق کو ہلاک کر کے ان کے ۴۳ سالہ اقتدار کا خاتمہ کر دیا۔

۲۰ ستمبر ۲۰۱۲ء کو نئے صدر محمد مغاریف کا انتخاب عمل میں آیا تھا اور ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو علی زیدان لیبیا کے وزیر اعظم منتخب ہوئے تھے لیکن انقلاب میں سرگرم رول ادا کرنے والے دوطبقوں کے درمیان سخت معرکہ آرائی کا اس طرح ماحول قائم کر دیا گیا کہ اسلام پسند اور سیکولر نواز دونوں طبقے آپس میں لڑ پڑے۔ ۱۲ مارچ ۲۰۱۴ء کو پارلیمنٹ نے وزیر اعظم علی زیدان کو برطرف کر کے عبداللہ الثانی کو وزیر اعظم نامزد کر دیا، تازہ بحران اسی کے بعد پیدا ہوا، اسلام پسندوں اور سیکولر نواز عناصر کے درمیان مسلح

تصادم شروع ہو گیا، یہاں تک کہ ۳۰ اگست ۲۰۱۳ کو اسلام پسند جماعت فجر لیبیا کا دارالحکومت طرابلس پر قبضہ ہو گیا، اور سیکولر نواز وزیراعظم عبداللہ الثانی مشرقی شہر طبرق کی طرف کوچ کرنے پر مجبور ہوئے، لیبیا کا ملک عملاً دو حصوں میں منقسم ہو گیا، راجدھانی اور ملک کے اکثر حصوں پر اسلام پسند جماعت فجر لیبیا کا قبضہ ہے، جبکہ کچھ تھوڑے سے مشرقی علاقے پر سیکولر نواز اپنی حکومت قائم رکھے ہوئے ہیں، ان دونوں کے درمیان محاذ آرائی مسلسل جاری ہے، امریکہ، اسرائیل اور یورپین ممالک کی پوری ہمدردی اور مکمل مدد سیکولر نواز عناصر کو حاصل ہے، ان کی خواہش ہے کہ سیکولر نواز عناصر پورے لیبیا پر غالب آجائیں اور پھر اسلام پسندوں کے خلاف سخت انتقامی کارروائی کر کے ان کو مکمل نیست و نابود کر دیں۔

۱۹ اکتوبر ۲۰۱۵ء کو مراکش کے دارالحکومت رباط میں مراکشی فرمانروا کی ثالثی میں لیبیا کے دونوں فریقوں کو ایک سمجھوتے پر جمع کرنے کی کوشش کی گئی اور فائز السراج کا نام متحدہ قومی حکومت کے وزیر اعظم کی حیثیت سے پیش کیا گیا، لیکن اب تک اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا ہے، لیبیا تادم تحریر و متوازی حکومتوں میں بٹا ہوا ہے۔ (بکریہ تیر حیات لکھو)

منبرِ حقانیہ سے

خطبات مشاہیر

تقریباً پون صدی پر مشتمل عرصہ میں جامعہ حقانیہ میں آئے ہوئے اساطین علم و فضل و محدثین و مشائخ و اکابرین امت ارباب تصوف و سلوک، نامور خطباء و دعاۃ ائمہ رشد و ہدایت، مصلحین، سیاسی زعماء، اساتذہ و مشائخ جامعہ حقانیہ کے منبر و محراب پر کئے گئے خطبات و ارشادات کا مجموعہ جس کی ضبط و ترتیب و ترویج اور توثیق و تدوین کا کام

مولانا سمیع الحق مدظلہ

نے بذات خود انجام دیئے۔ ہزاروں صفحات اور دس جلدوں پر مشتمل علم و معرفت و عطا و ارشاد کا یہ عظیم الشان مجموعہ..... قیمت: /۲۵۰۰ روپے بمع ڈاک خرچ

ناشر: مونسٹر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک